حیوانات کے حقوق واحکام: ایک تحقیقی مطالعہ

Animal Rights and Management: An Exploratory Study

Dr Abdul Haq
Assistant Professor Department of Islamic Studies
SBBU Sheringal Dir Upper
Email: dr.abdulhaqsbbu@gmail.com
Irfan Ullah
Ph.D Scholar Department of Islamic Studies
Abdul wali khan university Mardan
Email: irfanullah2728@gmail.com
Abdul Subhan
M.Phil Scholar Department of Islamic Studies
Agriculture University Peshawar
Email: abdulsubhanzaheer@Gmail.com

Abstract
The main reason why Islam is a moderate religion is that it is a universal religion. This universal declaration reveals the truth about who is the real creator! It is natural that whoever has created something himself loves his creation. In the same way, Allah loves His creatures. Islam is a code of life that provides detailed guidance on rights from the manners of living to different levels. Where Islam provides awareness of human rights to man, it also gives him the details of the rights of other creatures so that human existence on earth can be kept peaceful. Like other creatures, Islam has also defined the rights of animals. Islam has defined the rights of all kinds of animals like cattle and birds. Countless stories of Arab people's heartbreak before the revelation of the Qur'an are part of history, some of which are related to animals. There was also a method in Arabia where animals were tied to something to mark a cross. Islam is a religion of peace and this promise of peace. It is not only for humans, but also for animals and trees. The religion of Islam has defined the rights of animals as well as humans, and has ordered to treat them well. And it is strictly forbidden to cause them suffering and suffering for no reason. On the one hand, Islam has declared good treatment of animals as a source of reward on the other hand, mistreating them and causing them suffering and suffering is a sin. About the punishment is stated in the Holy Hadith: "The Holy Prophet said: A woman was tormented because of a cat. This woman neither gave him anything to eat nor left him to get his food from insects. Therefore, we should also take special care of the rights of animals to avoid the punishment of Allah on the Day of Judgment.
Keywords: Punishment, Rights, Religion, Hadith, Human

لغت میں حیوان زندہ کو کہتے ہے، صحاحِ ستہ میں ہے

"والحيوان خلاف الموتان..............حكاه السراج أي ذات حيات(1)

یعنی حیوان موتان کی ضد ہے، حیوان میں معنیٰ کے لحاظ سے مبالغہ اور زیادت ہے۔ حیوان کی اصطلاحی تعریف میں علماء کرام نے مختلف اقوال نقل کئے ہیں، بعض کے نزدیک اس میں نباتات بھی داخل ہیں، جب کہ بعض نے ایسی تعریف کی ہے جس میں انسان کو بھی حیوان میں شمار کیا ہے، تاہم حیوان کی اچھی تعریف جو کہ جامع ومانع ہوں وہ درج ذیل ہے،

"كائن حتي يتمكن أن يمشي،وينتقل من مكان لأخر بنفسه غيرانسان"([2])

غیر انسان کے سواہر وہ موجود جو زندہ ہو خود چل سکتا ہو، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتا ہوں۔

انسان کے سوااس تعریف میں جو قیود ہیں، اس سے نباتات اور انسان وغیرہ وغیرہ حیوانات خارج ہوتے ہیں۔

انسان دین فطرت ہے ہر حق دار کو اس کا حق دلاتا ہے، چاہے حیوانات یا غیر مسلم کیوں نہ ہو، ہر ایک کی حقوق متعین کرکے ادا کرنے پر تاکید کی گئی ہے، اس سلسلے میں حیوانات کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ اسلام نے حیوانات کا خیال رکھنے اور اس کے ساتھ نرمی کرنے کی تعلیم دی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

"في كل ذات كبد حري أجر"([3])

نیز ارشاد فرمایا

"من لا يرحم لا يرحم"([4])

جو مخلوق پر رحم نہیں کرتا، اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

ہر زندہ جگر والی چیز سے اچھا سلوک کرنے میں ثواب ہے ہر ذی روح کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا ہمیں حکم ہے، حیوانات کا لحاظ رکھتے ہوئے آپؐ نے فرمایا ہے۔

"لاتتخذوا ظهور دوابكم منابر"([5])

اپنے سواری کے جانوروں کو منبر مت بناؤ۔ یعنی سواری پر بے جا بیٹھ کر باتیں مت کرو، البتہ اگر بات کرنے کی ضرورت ہو تو سواری سے اتر کر بات ختم کرنے پر دوبارہ سوار ہو جاؤ۔ آپ ﷺ حیوانات کو حقوق دلانے کے سلسلہ میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے، آپؐ بھی حیوانات کے لئے رحمت کا مجسمہ تھے۔ سہیل بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

"مررسول الله صلي الله وسلم ببعيرقدلحق ظهره ببطنه فقال،اتقوالله في هذه البهائم المعجمه!فاركبوها صالحة وكلوها صالحة"([6])

رسول اللہؐ ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے، جس کی کمر اس کے پیٹ سے چمٹ گئی تھی، آپؐ نے فرمایا، ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، ان پر اچھے طریقے سے سواری کرو اور ان کو کھاؤ بھی اچھے طریقہ سے۔

حیوانات سے کام لے کر ان کے حقوق ادا کرنے سے اپنا ذمہ فارغ نہیں سمجھنا چاہئے، ان کے حقوق کا خیال رکھو، آپؐ نے حیوانات کے حقوق کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا ہے

"اذا سافرتم في الخصب،فأعطولأبل حظها من الارض ،واذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها،واذا عرستم فاجاجتنبوالطريق ،فأنها طرق الدواب و مأوي الهوام بالليل"([7])

جب تم سبزہ والی زمین پر سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اونٹوں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے، اور جب تم رات کے اخیر حصہ میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے ہٹ کر رکھو کیونکہ وہ رات کے وقت جانوروں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

حیونات پر ظلم نہ کرو:

جو حیونات گھروں میں پالے جاتے ہیں، مثلا گائے، گھوڑا، گدھا بکری وغیرہ، پالنے پر اس کی خوراک پانی وغیرہ کا انتظام کرنا لازم ہے، کیونکہ مرفوع حدیث میں ہے کہ:

ایک عورت جس نے بلی پال رکھی تھی اور اس کو بند کر کے رکھا اور بلی بغیر کھائے پیے مر گئی تو وہ عورت جہنم میں چلی گئی([8])

أي وعزم المالك الطعام بهائمه ولو عطست ويلزمه سقيها حتي تنتهي الي أول شبعها وريها دون غايتها"([9])

جانور کے مالک پر اس جانور کی خوراک کی خیال رکھنا لازم ہے، اور بقدر ضرورت خوراک کا انتظام تو لازم ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ پیٹ بھر کے کھائے۔

لہذا اس میں فقہاء میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ مالک پر اپنے پالتو جانوروں کو کھلانا پلانا واجب ہے چاہئے بیمار کیوں نہ ہو اور نفع حاصل کرنے کے لئے بھی لائق نہ ہوں۔ بہر حال اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ مالک کو حیوانات کے کھلانے پلانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، امام بغویؒ نے لکھا ہے

"من ملك دابة يجب علفها وسقيها،فأن لم يفعل أجبره السلطان علي علفها أو بيعها أو ذبحها،ان كان مأكول اللحم"([10])

ترجمہ: اور جو جانور کا مالک بنا تو اس پر اس کا پانی اور چارہ دینا واجب ہے اور اگر نہ دے تو بادشاہِ وقت اس کو مجبور کر سکتا ہے کہ پانی، چارہ دے، یا اس کو بیچ دے یا ذبح کرے اگر حلال (ماکول اللحم) ہو۔

وقال :يروي عن أبي سابط أنه قال، ان البهائم جبلت علي كل شئ الاأنها تعرف ربها وتخاف ألموت"([11])

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ اس شخص نے اپنا پاؤں بکری کی گردن پر رکھ کر چھری تیز کررہا تھا، اور بکری اس کو اپنی آنکھ کی اوٹ سے دیکھ رہی تھی، آپؐ نے اس سے فرمایا اس سے پہلے کیوں نہ (تم نے چھری تیز کی) آپ چاہتے ہیں، کہ اس بکری کو کئی مرتبہ مارڈالیں۔

اور امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ حیوان کو ذبح کرنے کے لئے نرمی سے لایا جائے اور چھری اس سے چھپا کر رکھی جائے، اور ذبح کرنے سے پہلے ظاہر نہ کی جائے، آپؐ نے اس کا حکم فرمایا، کہ چھری ان سے چھپکے رکھی جائے، اور فرمایا ہے کہ حیوانات سے بہت کچھ پوشیدہ ہیں، لیکن یہ پوشیدہ نہیں ہیں کہ اپنے رب کو جانتے ہیں۔ اور اس کو بھی جانتے ہیں کہ ہم مریں گے، اور فرماتے ہیں کہ ابنِ سابط نے فرمایا ہے کہ حیوانات کی پیدائش جیسا بھی ہو لیکن اپنے رب کو جانتے ہیں اور مرنے سے ڈرتے بھی ہیں۔

جانور سے کام لیتے وقت زیادہ بوجھ نہ ڈلنا:

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے حیان کو لکھا: جو مصر میں تھا کہ مجھے معلوم ہے کہ مصر میں اونٹوں پر ایک ہزار رر طل (تقریبا 546 کلو وزن) ڈالا جاتا ہے پس جب میرا یہ خط آپ کو پہنچے تو اس کے بعد 600 رِطل (661 کلو) سے زیادہ وزن لادنا نہ پائے۔

" فلاأعرفن أنه يحمل علي البعير أكثر من ستة ماة رطل"([12])

"ونهي البريدأن أن يجعل في طرف السوط حديدة أن ينحس بهما ألدابة،ونهي أن اللجم ألدابة"([13])

ترجمہ: اور محکمہ ڈاک (خطوط پہنچانے) والے کو کوڑا مین آہنی کیل لگا کر چوپائے میں چبھونے سے منع فرمایا تھا، اسی طرح چوپائے کو لگام لگانے سے بھی منع فرمایا تھا۔

جانور کے چہرے پر داغنا اور چہرہ مارنا:

جس طرح انسان کے چہرے کو مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اسی طرح حیوانات کو بھی چہرہ پر مارنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے، اگر کبھی مارنے کی ضرورت بھی آجائے تو چہرے پر مارنے سے گریز کیا جائے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے کہ

"قال نهي رسول الله عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه"([14])

رسول اللہؐ نے چہرہ مارنے اور اس پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ

"أن النبي صلي الله مر عليه حماروقدوسم في الوجه قال لعن الله اللذي وسمه"([15])

رسول اللہؐ کے سامنے اسے ایک گدھا گزرا اس کے چہرہ پر نشان لگا ہوا تھا آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کریں جس نے اس کے چہرہ پر نشان لگایا ہے"۔

حیوان کے چہرے کے علاوہ بدن پر بوقتِ ضرورت داغ لگانا جائز ہے، بشرطیکہ آلہ دھاری دار ہو، گرم لوہے سے بھی داغنا جائز ہے، لیکن جب زیادہ تکلیف نہ دے۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اونٹوں کو داغا تھا، تاکہ پتہ چلے کہ یہ جہاد کے لئے وقف ہیں تاکہ بیچنے اور چوری ہونے سے بچے رہیں۔

"وروري عن عمر بن عبدالعزيز:أنه حمل الخيل في سبيل الله من عنده وقدوثمت في أفحاذهن عدة الله(16)

ترجمہ: حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے بارے میں منقول ہے کہ ک انہوں نے جہاد کے لئے کچھ ایسے گھوڑے دیے جن کی رانوں میں داغ (گرم لوہے سے) لگائے گئے تھے اور لکھا گیا تھا کہ "اللہ کے راستے کا سامان، اور مجاہدین کو سے گھوڑوں پر سوار کیا تھا جن کی رانوں پر داغ لگے ہوئے تھے۔(17)

جانور سے اچھا سلوک کر کے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا:

حضرت ابو یعلیٰ بن مرہ ثقفیؒ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اچانک ہمارا گزر ایک اونٹ پر ہوا جس پر (آبپاشی کے لئے) آب کشی کی جا رہی تھی، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو بلبلانے لگا، اور اپنی گردن کا اگلا حصہ جھکا دیا، آپؐ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے میرا ہاتھ بیچ دو، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ کہ یہ اونٹ ایسے گھرانے کا ہے کہ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے، اگر قصہ ایسا ہی ہے تو مین اسے ہیں خریدتا، لیکن اس اونٹ نے کام زیادہ اور خوراک کم دینے کی شکایت کی ہے، لہذا اس سے اچھا برتاؤ کرو(18)۔

"ولايجوز أن يحمل عليها مالاتطيق" (19)

اور انسان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اس پر اس کی طاقت سے زیادہ لادے۔

حیوانات کو خصی کرنا:

بعض سلف کے نزدیک حیوانات کو خصی کرنا جائز نہیں ہے، اور اس کو تغییر خلق اللہ کہتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ کا قول یہی ہے کہ

"عن ابن عمر أنه كان يكره الخصاء ويقول هولاء خلق الله الذكور من الأبل والبقر والغنم"([20])

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حیوان، اونٹ، بیل اور بکرے کو خصی کرنا پسند نہیں فرماتے تھے، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ بھی اس کو ناپسند فرماتے تھے۔

"عن ابن عباس أنه قال في قوله تعالي:ولأمرنهم فليغيرن خلق الله، قال هو الخصاء"([21])

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کے اس قول "فلیغیرن خلق اللہ" کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ خصی کرنا ہے۔ اسی طرح سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ

"عن سفيان ابن عيينه عن ابن طاوس عن ابيه أنه خصي بعيرا"

سفیان بن عیینہ ابن طاؤس سے یہ روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے کہ انہوں نے (طاؤس نے) اونٹ کو خصی کیا تھا۔

"أخبرني من رأي عمربن عبدالعزيزيخصي الخيل يحمل عليها في سبيل الله"([22])

کہ انہون نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے عمر بن عبد العزیز دیکھا تھا کہ آپ اونٹ کو خصی کرتے تھے اور پھر اس پر اللہ کے راستے میں سامان لادتے تھے۔ اسی وجہ سے ابنِ سیرین سے منقول ہے،

"عن ابن سيرين أنه سئل عمن الخصاء فقال لا بأس لو تركت الفحول لأكل بعضها بعضا"([23])

حضرت ابن سیرین سے حیوان خصی کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اس میں مضائقہ نہیں ہے، اگر ان کو ویسے بغیر خصی کئے چھوڑ دیا جائے تو ایک دوسرے کو کھالیں گے۔ اور وہی قول حضرت حسن بصریؒ کا بھی ہے کہ

"أنه لم يكن يرأي بأسا بخصاء الدواب"۔

کہ وہ حیوانات کو خصی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ میرے خیال میں صحیح یہ ہے کہ بلا ضرورت کسی حیوان کو خصی کرنا صحیح نہیں ہے، البتہ ضرورت ہو مثلا حیوان کے مستی بہت زیادہ ہو اور سنبھالنا مشکل ہو، جیسا کہ بیل تو اسے خصی کئے بغیر اس سے کام لینا مشکل ہے، یا کام کرانے کی غرض سے جانور کو قوی کرنا مقصود ہو تو اس صورت میں جائز ہونا چاہئے۔ حاصل یہ کہ بلا ضرورت اس کو تکلیف دینا مناسب نہین ہے، البتہ اگر وہ ضرورت محقق ہو کہ جانور کو کنٹرول کرنا مقصود ہو پھر جائز ہے۔

جانوروں کو آپس میں لڑانا:

جانوروں میں سے کتے، مرغ، بیڑ، اکثر علاقوں میں اس لئے پالے جاتے ہیں کہ ان کو آپس میں لڑائے جائے، بعض لوگ تو اس پر جوا کھیلتے ہیں، جو بتصریح قرآن حرام اور ممنوع عمل ہے اور اس کے علاوہ ویسے بھی حیوانات کو آپس میں لڑنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ ایک منحوس اور شنیع عمل ہے، عقلِ سلیم بھی اس کو برا مانتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عوایت ہے کہ

"نہی رسول الله عن التحریش بین البهائم"(24)

آپ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔

تحریش، برانگیختہ کرنا یعنی ایک جانور کو دوسرے جانور کے خلاف جنگ کے لئے آمادہ کرنا، جب کہ ایک روایت میں ہے کہ

"ان النبي صلي الله وسلم قال:ان الله تعالي لعن من يحرش بين البهائم "قال الحليمي وهو حرام ممنوع منه لايؤذن لأحد فيه لأن كل واحد من المتحارشين يولم صاحبه"(25)

رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو حیوانات کو ایک دوسرے پر جنگ کے لئے آمادہ کرتے ہیں، حلیمی نے فرمایا ہے کہ یہ حرام اور ممنوع ہے کسی کو اس کی اجازت نہیں، کیونکہ دونوں ایک دوسرے کو زخمی کرتے ہیں۔

حیوانات پنجرے میں بند کر کے رکھ سکتے ہیں:

بعض حیوانات خصوصاً پرندے گھروں میں پالے جاتے ہیں، مثلاً بٹیر، تیتر، مینہ، وغیرہ تو ان جیسے حیوانات مانوس ہونے اور حفاظت کی وجہ سے پنجرے میں رکھ لینا جائز ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے زمانے میں پرندوں کو پالنے کا رواج تھا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ

"كان ابن الزبيربمكة وأصحاب النبي صلي الله وسلم يحملون الطير في الأقفاص"(26)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے پرندوں کو پنجرے میں اٹھائے ہوئے تھے، اسی طرح انس رضی اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

"دخل النبي صلي الله ،فرأي ابنا لأبي طلحة يقال له أبو عمير وكان له نغير،يلعب به فقال يا أباعميرما فعل النغير؟"(27)

ترجمہ "نبی کریمؐ ہمارے پاس آئے اور میرے چھوٹے بھائی ابو عمیر سے کہا جب کہ اس کے پاس ایک پرندہ تھا نغیر جس کیساتھ وہ کھیلتا تھا، تو آپؐ نے مزاحاً اس سے فرمایا کہ اے ابا عمیر! تمھارے نغیر نامی پرندے کا کیا ہوا؟۔ اس سے معلوم ہوا کہ حیونات کو پنجرے میں رکھ سکتے ہیں، بشرطیکہ کھانے پینے اور نگہداشت میں کمی نہ کریں۔

کتا پالنا:

حیوانات میں کتا ایک نجس حیوان ہے اسلام کے شروع میں آپؐ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا پھر کالے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔(28)

اور اک روایت میں ہے کہ یہ شیطان ہے(29)

اسی طرح جس برتن میں کتا منہ ڈالیں اس کے سات یا تین بار دھونے کا حکم تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتے میں کچھ صفات اور کچھ خصوصیات ایسی ہیں کہ شریعت کی نظر میں پسند نہیں، اس لئے آپؐ نے گھر میں کتا پالنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، اسی طرح آپؐ کا ارشاد ہے کہ

"من اتخذ كلبا الاكلب ذرع أو غنم أو صيدينقص من أجره كل يوم قيراط"([30])

جس نے کھیتی یا بکریوں کی حفاظت یا شکاری کتے کے علاوہ کتا رکھا تو اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ شکاری اور حفاظتی کتے کو پالنا جائز ہے۔ فتویٰ عالمگیری میں ہے کہ

"ويجب أن يعلم أن اقتناء الكلب لأجل الحراس جائز شرعا وكذا اقتناء للأصطياد مباح و كذالك اقتناء لحفظ الزرع والماشية جائز"([31])

اور واجب ہے کہ معلوم ہونا چاہئے کہ حفاظت کے لئے کتا پالنا جائز ہے، اور اسی طرح شکار کے لئے بھی جائز ہے اسی طرح کھیتی اور بکریوں کی حفاظت کے لئے بھی جائز ہے۔

چونکہ شریعت نے کتے کے بارے میں سختی بہت کی ہے، اسی وجہ سے اس کے پالنے کی جائز صورتوں میں بھی گھر میں پالنا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ ہاں جب ضرورتِ شدیدہ ہو مثلاً دشمن یا چور کا خوف ہو تو پھر اور بات ہے۔ بحر الرائق میں یہی لکھا ہے کہ

"لكن لا ينبغي أن يتخذ في داره الاأن يخاف اللصوص أو عدو"([32])

لیکن گھر میں پالنا مناسب نہیں ہے الا یہ کہ دو شمن یا چور کے ڈر کا خوف ہو۔ کتے کو فروخت کر کے اس سے جو رقم ملے اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے، ارشاد ہے "أن رسول الله صلي الله نهي عن ثمن الدم، وثمن الكلب، وكسب البغي"([33])

بلاشبہ آپ ﷺ نے خون کی قیمت کتے کی قیمت اور طوائف کی کمائی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جانوروں کا قتل:

بغیر ضرورت کسی بھی حیوان کا قتل ناجائز اور حرام ہے، البتہ اگر قتل کرنے سے کوئی قصد ہو تو پھر جائز ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ مقصد بھی شرعاً صحیح ہو، مثلاً سانپ، بچھو وغیرہ سے ضرر کا اندیشہ ہوتا ہے یا کوئی کتے وغیرہ سے ضرر متحقق ہو تو اس صورت میں مار ڈالنا جائز ہے۔

بے مقصد شکار یا حیوان قتل کرنا:

کوئی بھی حیوان چھوٹا ہو یا بڑا بلا ضرورت اور بغیر کسی عذر کے قتل کرنا ناجائز ہے، چاہئے شکار کیوں نہ ہو، آپؐ نے ایسے شکار کرنے سے منع فرمایا ہے، جو نہ کھایا جاسکے اس میں بڑی سختی کی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

من قتل عصفورا فما فوقها بغير حقها سأله الله عن قتله،قيل يا رسول الله وما حقها؟قال أن يذبحها فياكلها ولا يقطع رأسها فيرمي بها"(34)

جو شخص چڑیایا اس سے بڑے جانور کو ناحق قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے قتل کے متعلق باز پرس فرمائیں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کرلے اور پھر کھالے، لیکن ایسا نہ کرے کہ سر جدا کر کے پھینک دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی حیوان چاہئے پرندہ ہو چھوٹا ہو یا بڑا، بغیر ضرورت وبلا مقصد اس کا قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایک حیوان کو دوسرے کے کھلانے کے لئے قتل کرنا:

ایک حیوان کو کھلانے کے لئے جس حیوان کا قتل کرنا مقصود ہو اگر وہی حیوان محترم ہو یعنی اس کے قتل سے منع کیا گیا ہو تو پھر یہ ناجائز ہے، مثلا مینڈک کے قتل سے منع کیا گیا ہے تو دوسرے حیوان کو کھلانے کے لئے اس کا قتل کرنا جائز نہیں ہے ہاں انسان کے لئے حالتِ اِضطراری میں اس کا قتل جائز ہے جب کہ انسان کے فائدہ کے لئے قتل کرنا ہو، اور مرگ وغیری جس کے قتل کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے، تو اگر اس کو دوسرے کے لئے قتل کرنے میں منفعے ہو تو قتل کر سکتا ہے، مثلا شکاری حیوان ہو اور اس میں منفعت ہو تو اس کے لئے مرغ قتل کر کے کھلا سکتا ہے۔

"فجاز اطعام السبع ألمنتفع به من المباح لأجل الحفاظ"(35)

یعنی مرغ یا دوسرے مباح حیوانات منفعت والے درندہ کو کھلا سکتا ہے اس کی حفاظت کے واسطے۔

مرے ہوئے جانور دوسرے حیوان کو کھلانا:

اور جب کوئی حیوان مرغی وغیرہ مری ہوئی ہو تو شکاری کتے کو کھلانا باتفاقِ علماء جائز ہے، چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ

"وقداستدل الخطابي رحمه الله علي جوازالانتفاع باجماعه ،ألاجماع علي أن من ماتت له دابة جاز له اطعامها لكلاب الصيد"(36)

علامہ خطابیؒ نے اس ابت پر اجماع کی ہے کہ مرا ہوا حیوان شکاری کتوں کو کھلا سکتے ہیں۔

حیوانات کا مثلہ اور باندھ کر قتل کرنا:

حیوانات کو اذیت دینا ممنوع ہے اسی طرح جس طرح کہ انسان کا مثلہ کرنا ممنوع ہے حیوانکا مثلہ کرنے سے بھی ممانعت وارد ہوئی ہے مثلا یہ کہ زندہ حالت مین جانور کے جسم کا کوئی حصہ کاٹے، یہ حرام ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ کا ارشاد ہے

"لعن النبي صلي الله وسلم من مثل بالحيوان"([37])

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو حیوان کا مثلہ کرے، اسی طرح حیوان کو باندھ کر قتل کرنے سے بھی ممانعت آئی ہے، کیونکہ یہ حیوان کو تکلیف دینے کی انتہاء ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ کا ارشاد ہے کہ "نهي رسول الله صلي الله أن تصبرالبهائم"([38]) کہ آپؐ نے حیوان کو باندھ کر تقل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جن جانوروں کا قتل ممنوع ہے:

کچھ جانور ایسے بھی ہیں جن کے قتل کرنے سے آپؐ نے ممانعت فرمائی ہے، جضرت ابن عباس رضی اللہ سے ارشاد ہے کہ "نهي رسو لله صلي الله وسلم عن قتل أربع من الدواب، ألنملة، والنحلة، والهدهد، والصرد" ([39])

آپؐ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد، اور لٹورا سے۔

یہ چار جانور ایسے بھی ہیں جنہیں کھا بھی نہیں سکتے، (اگرچہ ہدہد حلال ہے) اور اس سے ایذا وغیرہ بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اور اس کے قتل سے کوئی دوسرا مقصد بھی نہیں ہے، تو اس طرح کی چیزوں کی قتل کرنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے۔

جانوروں کے ذریعہ کھیلنا:

بعض علاقوں میں لوگ جانوروں کو ذریعہ معاش بنا کر اس کے ذریعے کھیلتے ہیں، یا انہیں دوڑاتے ہیں، تو اسے کھیل دکھانا جن سے شرعی مفاسد نہ ہو اور ضرورت ہو مثلاً ذریعہ معاش ہو محض لہو لعب اس سے مقصود نہ ہو نیز قمار یا انعام بطورِ شرط مقرر نہ کیا گیا ہو تو ایسے کھیل جائز ہے محض لغو اور عبث ہو تو ایسے کھیل ناجائز ہے، کیونکہ شریعت میں ہر وہ کھیل جو بے معنی اور بے مقصد ہو حرام اور ناجائز ہے۔ مفتی کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

کہ اگر سرکس وغیرہ میں جانور کے کرتب دکھائیں، تو دیکھنا اور دکھانا دونوں جائز ہے بشرط یہ کہ بے پردگی اور گانا بجانا وغیرہ نہ ہو([40])۔

چنانچہ بلافائدہ کھیل اور لہو لعب یا محض تماشا جن سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ نہ ہو، ایسے کھیل ممنوع ہیں، شامی میں ہے کہ "كل لهو المسلم حرام الاثلثة ملاعبة أهله وتأديبه لفرسه ومناضلته بقوسه"([41])

مسلمان کی ساری خواہشات حرام ہیں سوائے تین کے، اپنی گھر والی کے ساتھ دل لگی، اپنے گھوڑے کی تربیت اور تیر اندازی سیکھنا۔

کبوتر بازی:

کبوتر بازی چونکہ ایسی کھیل ہے کہ اس میں فساد بہت ہے اور دینی یا دینیوی کوئی فائدہ نہیں ہے، محض لہو لعب ہے اس لئے یہ لایعنی کھیل شمار کیا جائے گا۔ چنانچہ رد المختار میں ہے کہ "دل بہلانے کے لئے کبوتروں کو پالنا اور اڑانا ممنوع ہے۔

کبوتر بازی کھیلنے والے گھروں کی چھتون پر چڑھ کر لوگوں کے گھروں میں دیکھ سکتے ہیں، نماز اور دیگر عبادات سے غافل ہوتے ہیں، کبوتر ارانے کے دوران لوگوں کی گھروں کی چھتوں کے نیچے سے گرنے کی واقعات بھی بکثرت رونماءہوتے رہتے ہیں، اگر یہ مفاسدنہ ہوں اور ایسے ہی گھر مین رہنے دیں تو اس مین کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جانوروں کے ذریعہ قمایعنی جوا کھیلنا:

بعض لوگ جانوروں کے ذریعہ گھڑ دوڑ وغیرہ کر کے کھیلتے ہیں، اور شرط لگاتے ہیں کہ کسی کا گھوڑا مثلا آگے نکل جائے تو اسی کو دوسرے گھوڑے والے سے اتنی رقم ملی گی،،یعنی دونوں طرف سے شرط مقرر کرتے ہیں، تو اسی طرح جانوروں کے ذریعہ جوا کھیلنا حرام اور ممنوع ہے۔جب کہ جانبین سے شرط لگا کر انعام مقرر ہو جائے، البتہ اگر جانب واحد سے انعام مقرر ہو دونوں کی طرف سے شرط نہ ہوں تو پھر جائز ہے۔ چنانچہ علامہ نسفی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ

"والمسابقة بالفرس والابل والرمي جائزة وحرم شرط الجعل من الجابين ال من أحد الجانبين"([42])

ترجمہ "گھوڑ دوڑ، شتر سواری، پیدل چلنے اور تیر اندازی مین مقابلہ کرنا جائز ہے اور جانبین سے شرط رکھنا حرام ہے، اور ایک جانب سے شرط حرام نہیں ہے۔

علامہ زیلعی الحنفی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

"ومعني الشرط ألجعل من الجانبين أن يقول ان سبق فرسك فلك علي كذا،وان سبق فرسي فلي عليك كذا، وهو قمار فلا يجوز،ولا كذالك اذا شرط من جانب واحد بأن يقول ان سبقتني فلك كذا وان سبقتك فلا شئ لي عليك،لأن النقصان والزيادة لا يمكن فيهما وانما في أحدهما يمكن الزيادة وفي الأخر النقصان فقط فلا يكون مقامرة([43])

جانبین سے شرط رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کہ ایک شخص یہ کہے کہ اگر تمھارا گھوڑا آگے نکل گیا تو مین اتنے پیسے دوں گا اور اگر میرا گھوڑا آگے نکل گیا تو تم کو اے نت پیسے مجھے دینے ہونگے، اور یہ قمار ہے اس لئے جائز نہیں ہے، اور جب شرط ایک جانب سے ہوں اس طور پر کہ یہ کہے کہ اگر تم مجھ سے آگے نکل گیا تو مجھ پر اتنے پیسے لازم ہے، اور اگر مین آگے نکل گیا تو تم پر لازم نہیں ہے کیونکہ اب نقصان اور زیادتی دونوں فریقین میں ممکن نہیں ہے۔ کوینکہ صرف ایک فریق کو نقصان اور دوسرے کو فائدہ لازم آتا ہے، اس لئے یہ مقامرہ یعنی جوا نہیں ہے۔

نتائج بحث:

درج بالا بحث سے یہ نتائج حاصل ہوئے

(1) حیوانات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ان سے نرمی کا معاملہ کیا جائے۔

(2) حیوانات جب باربرداری والے ہو تو ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہ ڈالا جائے حکومتِ وقت کو خصوصی طور پر ان چیزوں کی نگرانی کرنی چاہیئے اور اگر حکومت کی مداخلت کے بغیر لوگ حیوانات پر ظلم کرنا نہ چھوڑیں تو حکمرانوں کو اس کیلئے قانون سازی کر کے رعایا کو حیوانات پر ظلم کرنے سے باز رکھیں، جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اونٹوں پر لادنے کا وزن مقرر کیا تھا۔

(3) پرندوں اور دیگر حیوانات کو گھروں میں پالنا اور پنجروں میں رکھنا جائز ہے۔

(4) کتے کے پالنے سے منع فرمایا گیا ہے البتہ چند صورتوں میں اس کے پالنے کی گنجائش ہے۔

(5) حیوانات کا شکار کرنا جائز ہے البتہ بلاضرورت شکار سے منع کیا گیا ہے، مثلاً شکار کر کے کھائے بغیر پھینکا جائے۔

(6) حیوانات کا مثلہ حرام اور ناجائز ہے۔

(7) حیوانات کو آپس میں لڑانا ممنوع ہے۔

(8) حیوانات کے ذریعہ جوا کھیلنا حرام اور ممنوع ہے۔

خلاصہ تحقیق: اسلام ایک کامل اور مکمل دین ہے اس میں ہر چیز کیلئے حقوق مقرر کئے گئے ہیں جیسا کہ حیوانات کیلئے بھی کچھ حقوق مقرر کئے ہیں، ان کے ساتھ حسنِ سلوک پر اجر دی جاتی ہے اور ان کے ساتھ ظلم کرنے پر مؤاخذہ کیا جاسکتا ہے۔

حیوانات پر ظلم کرنے سے آپ ﷺ نے مختلف مثالوں سے جہنم کی سزا بیان کی ہے، حیوانات پر ظلم کی مختلف صورتیں ہیں ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا، ان کو گھروں میں پال کر ان کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے لاپرواہی برتنا، ان کو آپس میں لڑانا یہ سب حرام اور ممنوع ہیں۔ البتہ احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر نگہداشت کا خیال رکھا جائے تو مختلف حیوانات اور پرندوں کے گھروں میں رکھنے اور پالنے کی گنجائش ہے۔ جن حیوانات کے پالنے اور گھر میں رکھنے سے منع ہوا ہے مثلاً کتا بلاضرورت ایسے حیوانات نہ پالا جائے ہاں چند مخصوص حالات میں ان کے رکھنے کی اجازت ہے۔ بعض علاقوں میں چند حیوانات اور پرندے لڑانے کیلئے رکھے جاتے ہیں اور بسا اوقات ان پر جوا بھی کھیلا جاتا ہے مثلاً اونٹ، دنبا، مرغی، بٹیر اور کتا وغیرہ اسلام نے ان چیزوں سے سختی سے منع کیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔الصحاح الجوہری، اسماعیل بن حماد الجوہری، مصر دار الکتب العربی ص24،23

[1] Al sehah al jouhari, asmail bin Hammad Al jouhari, Egieft, dar ul kutub Al arabi, p 23-24.

2۔احکام الحیوان، الموجان، عبداللہ بن حسین الموجان، ناشر مرکز الکون، مکۃ المکرمہ 2004، ص23

2.Ahkam Ul Hewan, Almojan, Abdullah bin Haseen Al mojan, Markaz ul koon , Makkah Mukaramma, 2004, p23.

3۔ صحیح البخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل البخاری، رقم الحدیث 2334، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثہ، 1470ھ، 870/2

3.Saheeh Al Bukhari, Abo Abdullah ,Muhammad bin Ismail Bukhari, Hadith No,2334,Beroot, Dar ibn Kaseer, Edit: 2nd, 1470 A.H, Vol2, P:870.

4۔ایضا، رقم الحدیث، 5651، ج5، ص223

4.As above, Hadith No, 5651, Vol:5, P235.

5۔مشکواۃ المصابیح، محمد بن عبداللہ التبریزی، رقم الحدیث، 3916، بیروت المکتبۃ الاسلامی، طبعہ ثالثہ، 1405ھ، 389/2

5. Meshkat ul Masabeeh, Muhammad Bin Abdullah Altbrizi, Hadith no. 3916, Beroot Almaktabh Al Islami, 2nd Edition, 1405A.H, Vol:2,P:389.

6۔حوالہ بالا۔رقم الحدیث، 3370، ج2، ص266

6.As above , Hadith No 3370, Vol:2, P:266.

7۔ صحیح المسلم القشیری، ابوالحسن، مسلم بن الحجاج القشیری، النیسابوری، رقم الحدیث، 5069 المکتبۃ الاسلامی بیروت، 1409ھ۔ 54/6

7.Saheh Muslim, Aboul Hassan Muslim Bin alHejaj Al qasheri, Hadith No: 5069. Maktabah Al Islami,Beroot, 1409A.H, Vol:6,P;54.

8۔حوالہ بالا، رقم الحدیث، 2138، ج3، ص330

8.As Above, Hadith No, 2138, Vol:3, P330.

9۔کشاف القناع، منصور بن یونس، دار الفکر، بیروت، 1402ھ، ج5، ص593

9.Kashaf Ul qanna, Mansoor Bin Younas , Dar ul fiker, Beroot, 1402A.H, Vol:5, P593.

10۔احکام الحیوان، الموجان، عبداللہ بن حسین، ناشر مرکز الکون، مکۃ المکرمہ، ص738

10.Ahkam Ul Hewan, Almojan, Abdullah Bin Husain, Markaz al kon Makkah Mukarama, P: 738.

11۔جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم، ابن رجب، امام زین الدین، ص178

11. Jame Ul Uloom w alHukam fi Sharah Khamseen Hadeesa Men Jwame Al kaleem, Ibn Rajab, Imam Zain UdDin, P178.

12۔ سیرۃ عمر بن عبد العزیز، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الحکیم، بیروت، عالم الکتب، 1404ھ ج1، ص141

12.Serat Umar Bin Abdul Aziz, Abo Muhammad, Abdullah Bin Abdul Hakeem, Beroot, Alem Ul Kutub, 1404A.H, Vol: 1, P:141.

13۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، ابن شیبہ، ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن، رقم الحدیث، 8443، بیروت المکتبۃ الاسلامی، 4078

13. Musanaf Ibn Abi Shebah, Ibne Sheba, Abobakar Muhammad Bin Abdullah,Hadith No:8443, Beroot Maktabah Al Islami, P: 4078

14۔ مشکواۃ المصابیح، التبریزی، ج2، ص427

14. Meshkat Ul Masbeeh, Al Tebrizi, Vol:2,P427.

15۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، ابن شیبہ، ج12، ص332

15. Musannaf Ibn Abi Sheba, Ibn Sheba, Vol:12, P332.

16۔ شرح السیر الکبیر السرخسی، محمد بن ابی احمد بن ابی سہل، مولوی نصر اللہ منصور حرکت الجہاد الاسلامی، 5/402

16. Sharah Seer Ul kabeer, Al Sarakhsi, Muhammad Bin ABi Ahmad Bin ABi sahal, Molvi Naseer Ullah Mansoor, Harkat ul Jehad Al Islami, Vol:5, P:402.

17۔ ایضا

17. As Above.

18۔ مشکواۃ المصابیح، التبریزی، رقم الحدیث5922، 3/227

18.Meshkat Ul Masabeeh, Al Tebrizi, Hadith No:5922, Vol:3, P:227.

19۔ احکام الحیوان، الموجان، ص، 738

19.Ahkam Ul Hewan, Almojan, P738.

20۔ درالمنثور السیوطی، جلال الدین سیوطی، بیروت دار الفکر 1993ء، 2/689

20.Dar Ul mansoor , Alsuoti, Jal Ud Din Sauti, Dar ul Fikar Beroot, 1993, Vol: 2, P:689.

21۔ حوالہ بالا

21. As Above.

22۔ مصنف عبد الرزاق الصنعانی، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، رقم الحدیث 8443، بیروت، طبعہ ثانیہ 1403ھ، 6/457

22.Musannaf Abdur Razzaq, Abobakar Abdur razaq Bin hammam, Hadith No: 8443, Beroot Labnan,2nd Edition, 1403, Vol:6, P457.

23۔ درالمنثور السیوطی، 2/689.

23.Dur Al Mansoor, Sutti, Vol:2, P689.

24۔ سنن الترمذی، الترمذی، محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ الترمذی، رقم الحدیث، 1708، بیروت، دار الاحیاء العربی، 4/210

24. Sunan Al Termizi, Al tarmizi, Muhammad Bin Essa Altarmizi, Hadith No: 1708, Beroot Dar Al Ahya Alarabi, Vol:4, P210.

25۔ حیواۃ الحیوان الدمیری، کمال الدین، تہران ایران، عربی طبع ثانی، 2/240

25. Hayat Ul Hewan, Aldmaeri, Kamal Ud Din Aldmaeri, Tehran, Iran, 2nd Edition, Vol:2, P:240.

26۔ الادب المفرد للبخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، بیروت، عالم الکتب، الطبع الثالثہ، 1405ھ، ص39

26.Aladab Ul Mufrad , alBukhari, abo Abdullah Muhammad Bin Ismail AlBukhari, Beroot , Alam ul Ketab, 2nd Edition, 1405A.H, P39.

27۔ حوالہ بالا

27.As Above

28۔ صحیح المسلم القشیری، ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری، رقم الحدیث، 4099 المکتبۃ الاسلامی بیروت، 1409ھ۔ 5/35

28. Saheeh Muslim, Alqashari, Abo Ul Hassan muslim Bin hejaj Al qashari, Hadith No: 4099, Maktabah Islamia Beroot, 1409A.H, Vol: 5, P:35.

29۔ حوالہ بالا رقم الحدیث، 2، 1165/59

29. As Above, Hadith No: 1165, Vol:2, P59.

30۔ حوالہ بالا۔ رقم الحدیث، 4112، ج5، ص37

30.As Above, Hadith No: 4112, Vol: 5, P:37.

31۔ الفتاویٰ الہندیہ، شیخ نظام وجماعۃ من اہل الہند، کوئٹہ مکتبہ رشیدیہ، 5/361

31.Afatawa Al Hendea, Shekh Nezam o jmaat Men Ahl Hind, Koita, Maktabah Rashedia, Vol:5, P:361.

32۔ البحر الرائق، ابنِ نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد، بیروت دار الکتب العلمیہ، 1408ھ، ج6، ص188

32. Albahr Ur Raiq , Ibn Nujaim, Zain udin Bin Ibrahim, Beroot Dar ul kutub Alelmia, 1408A.H, Vol:6, P188.

33۔ مشکواۃ المصابیح، التبریزی، رقم الحدیث 2، 5922/124

33. Meshkat Ul Masabeh, Atbrizi, Hadith No: 5922, Vol:2, P124.

34۔ حوالہ بالا رقم الحدیث، 4094، ج2، ص 431

34. As Above, Hadith No: 4094, Vol 2, P: 431.

35۔ احکام الحیوان، الموجان، ص، 748

35.Ahkam Ul Hewan, Almojan, P:748.

36۔ فتح الباری، ابن حجر، احمد بن علی، بیروت دار المعرفۃ، 1379ھ، 4/425

36. Fath ul Bari, Ibn Hajar, Ahmad Bin Ali, beroot, dar ul marefa, 1379A.H, Vol:4, P:425.

37۔ صحیح البخاری، البخاری، 5/2100

37. Saheeh Bukhari, Al Bukhari, Vol: , P:2100.

38۔ حوالہ بالا رقم الحدیث، 5194، ج5، ص2100

38. As Above, Hadith No: 5194, Vol:5, P:2100.

39۔ سنن ابی داؤد، ابو داود، محمد بن اشعث، ، رقم الحدیث، 2569، ج4، ص538

39. Sunan Abi Dawood, Abo Dawood, Muhammad Bin Ashas, Hadith No: 2569, Vol:4, P:538.

40۔ کفایت المفتی، مفتی، محمد کفایت اللہ الدہلوی، کراچی، سکندر علی تاجران کتب، ج9ص184

40. Kifayat Ul Mufti, Mufti, Muhammad Kefyat Ullah Al dehlawi, Karach, sekandar Ali Tajeran, Vol:9, P:148.

41۔ الدر المختار الحصکفی، محمد بن علی بن علاؤالدین، الدمشقی، بیروت دار الفکر 1086، ج6، ص395.

41. Al dur ul Mukhtar, AlKhaskafi, Muhadmmad Bin Ali, Alauddin, Aldemashqi, beroot Dar ul fikar, 1086, Vol: 6, P:395.

42۔ کنز الدقائق، النسفی، ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، 1440ھ، 6/395

42. Kanz Ul Dqayeq, Alnasafi, Abo ul Barkat Abdullah Bin Ahmad, Ideratul Quran o aluloom ul Islamia, 1440, Vol:6, P:395.

43۔ تبیین الحقائق، شرح کنز الدقائق، الزیلعی، فخر الدین، القاہرہ دار الکتب السلامی، 2/217

43. Teben Ul Hqayeq Sharah Kanzul daqayeq, Al Zelai, Fakhrud Din, Alqhera, Dar ul kutub, Vol:2, P:217.